قل جاء الحق وزهق الباطل

الحمد للہ والمنتہ کہ یہہ رسالہ پھر دوبارہ یعنی

قل جاء الحق وزهق الباطل

چاہ کن را چاہ درپیش

گلدستہ کرامت

لرد اہل المکر والضلالت

بسعی حافظ نظام الدین صاحب سوداگر پان کٹرہ بریان دہلی

مستنصر پریس دہلی میں باہتمام سید مستنصر علی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرصہ دراز گذرا کہ یہ رسالہ مصنفہ حضرتی ومولائی قبلہٗ ارباب بصیرت رہنمائے شریعت وطریقت جناب حاجی حافظ مولوی محمد کرامت اللہ صاحب دامت فیوضہٗ کا محمد مشتاق احمد نثار احمد نے شائع کیا تھا - چون کہ الصدق ینجی والکذب یہلک صدق کو بقا ہے کذب کو فنا ہے - آفتاب صداقت عالم کو روشن کرتا ہے - اُس سے از ماہ تا ماہی مستفیض ہوتے ہین - اگر چمگادڑ کی آنکھ آفتاب کے سامنے اندھی ہو جائے تو قصور آفتاب نہین - بلکہ اُس آنکھ کا اندھا ہونا آفتاب کے سیاہ ہونے کے مقابل عالم کو پسند ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ﴿ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چنان ﴿ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ﴿ اِس آفتاب کرامت سے ہزارون آنکھوں والے فیضیاب ہو چکے ہین - اب آنکھین اِس کے دوبارہ طلوع ہونے کی منتظر تھین - لہذا اہل نظر اور صاحب بصیرت کے دلی شوق اور متواتر اصرار نے پھر آفتاب کو طلوع ہونے پر مجبور کیا ﴿﴿﴿

خاکسار

حافظ نظام الدین دہلوی

قل جاء الحق وزہق الباطل

چاک کن پردہ در بیش

گلدستۂ کرامت

لرد اہل المکر والضلالۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عمرو کہتا ہے قبر پر پھول رکھنا واسطے سرور میت کے درست اور حسن
اور تصدق کرنا اس کی قیمت کا احسن ہے۔ زید کہتا ہے کہ قول عمرو باطل ہے چونکہ زید بہوائے نفسانی عمرو سے
بغض کینہ اور عداوت قلبی رکھتا ہے۔ اس قول کو بہانہ بنا کر اسکو کافر اور ابلیس اور منکر قرآن اور اہانت کرنیوالا اولیاء اللہ
کا ہے اور کہتا ہے کہ عمرو جبتک توبہ علی الاعلان نکرے اسکی ملاقات سے لوگ پرہیز کریں اور اپنے آپکو خاندان شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ اسحٰق صاحب کا معتقد جانتا ہے اور ایک فتویٰ بھی کہ جسمیں فقط عبارت ماتہ مسائل کی ہے طبع کرا کے شائع کیا ہے
علماء سے تین سوال کرتے ہیں جو حق ہو فرماویں جزاکم اللہ خیر الجزاء اول رکھنا پھولونکا قبر پر جائز ہے یا نہیں دوم
مولینا اسحٰق صاحب کا قول عمرو کے مخالف ہے یا نہیں۔ شاہ عبد العزیز رحمہ کا کیا مسلک ہے کہ زید اپنے کو انکا متبع کہتا
ہے کہ عمرو اس قول کے کہنے سے مستوجب ان الفاظ قبیحہ کا ہوا یا زید کے قلب فاسد کا تو نہ ہے اور اگر نہیں ہوا
اسکے واسطے کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا ؟

الجواب وبیدہ الصواب

کتاب آدم (دلیل آفتاب)

بعونہ التوفیق قول عمرو درست اور صحیح ہے اور کہنا پھولونکا قبر پر جائز ہے فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے۔ وضع الورود والریاحین
علی القبور حسن وان تصدق بقیمۃ الورود کان احسن (ترجمہ) رکھنا پھولوں کا قبروں پر حسن ہے اور اس کی قیمت کا تصدق
کرنا احسن ہے۔ اور یہ فتاویٰ درمیان علماء حنفیہ کے متداول اور معتبر ہے اور روایات اس کی متفقہ صحیحہ ہیں۔
عبد الرحمٰن حنفی لکھتے ہیں عبارت بطور اختصار یہ ہے۔ ان الرئیس الاعظم محمد اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ
کانت ہمتہ مصروفۃ الی امور الدین اراد ان تکون الفروع المعتبرۃ المعتمدۃ فی کتاب واحد وامر مشاہیر الہند من العلماء

الاحکام فیتبعوا الکتب المطولۃ وغیرہا من الکتب المعتبرۃ حتی یعلم اللہ تعالیٰ لاتمام فصار یاحصلوہ کما باجا سمعنا

عما سواہ جاد یا للفروع الصحیحۃ المنقحۃ التی بلغت فی التحقیق منتہاہ پس قول عمرو کا بے سند نہیں ہے بلکہ قوی سند

رکھتا ہے اور نیز شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہناؔدن گل وخوشبو بر قبر با خود ازان است کہ کفن میت

بخوشبو وکافور ودیگر چیزہا ازیں جنس مثل حنوط یعنی ارگجہ آمدہ است وحال آنکہ میت در قبر است ازیں چیزہا بر قبر

می نہند تا مشابہت بمیت تازہ بہم رسد محتمل است کہ ازیں نہادن خوشبو سرور بمیت میرسد زیرا کہ دریں عالم

روح بسیار متلذذ باستعمال خوشبو میشود و روح باقی است ہر چند آلہ وصول خوشبو بروح در حالت زندگی کہ

قوت شامہ است مفقود است اما قیاسا بر لذات کہ میت را میرسد بعد موت از روے شرع شریف ثابت یعنی لذت بما

عالم کہ در احادیث صحیحہ آمدہ است کہ فیاتیہ من روحہا وطیبہا و در حق شہدا در قرآن مجید وارد است یرزقون فرحین

اثبات میتوان نمود پس صاحبان بصیرت اہل انصاف نظر فرماویں کہ حضرت شاہ صاحب پھولوں کا رکھنا اور مردوں کا

سرور ہونا اور لذت پانا کس عمدہ طور سے ثابت فرما رہے ہیں زید اپنے قول میں اگر صادق ہے اور شاہ صاحب کا معتقد

ہے تو اسیوقت اپنے عقیدہ فاسدہ سے توبہ کرے ورنہ اپنے کذب کا اقرار کرے کہ لوگوں کے دہوکا دینے کو کہتا ہوں

کہ شاہ صاحب کا معتقد ہوں ورنہ شاہ صاحب بھی بموجب میرے عقیدہ کے مشرک بدعتی کافر ابلیس ہیں معاذ اللہ

من ذلک کیونکہ وہ بھی بڑے شد و مد سے پھول ڈالنے کو فرما رہے ہیں اور سند لیجئے فتاوی قاضی خاں میں لکھا ہے

ویکرہ قطع الحطب والحشیش من المقبرۃ فان کان یابسا لا باس بہ لانہ ما دام رطبا یسبح فیونس المیت اب مقام غور

ہے کہ گھانس سبز کا تسبیح کرنا ثابت ہوا اور اس سے میت کا انس پکڑنا پھولوں میں تو سبزی بھی ہے اور خوشبو بھی جو محبوب

اور مرغوب حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور راحت جان مومن کی ہے حیا دیتا۔ پس اگر کسی نے اپنے ماباپ کی قبر

پر یا کسی دوست خدا کی قبر پر اس نیت سے پھول رکھدے کہ میت کو سرور پہنچے تو کیا قباحت ہوئی۔ اور یہ فتاوی قاضی خاں

وہ ہے کہ کشف الظنون میں لکھا ہو ہی مشہورۃ مقبولۃ معمول بہا متداولۃ بین العلماء والفقہاء وہی نصب عین

من تصدی للحکم والافتاء للامام فخر الدین حسن بن منصور۔ اور نیز مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے فتویٰ دیا ہے کہ

مستحب ہے رکھنا پھولوں کا قبور پر علماء زمانہ حال کو خوب روشن ہے کہ مولوی عبدالحی صاحب کی کیسی نظر وسیع تھی

کتب پر اور ہر علوم میں آنکی تصانیف موجود ہیں۔ اور دلیل لو رد المحتار حاشیہ در مختار میں ہے یکرہ ایضا قطع النبات

الرطب والحشیش من المقبرۃ دون الیابس کما فی البحر والدرر وشرح المنیۃ وعلل فی الامداد بانہ ما دام رطبا یسبح اللہ

تعالیٰ فیونس المیت وتنزل بذکرہ الرحمۃ اس عبارت سے علاوہ انس میت کے نزول رحمت جناب باری تعالیٰ بھی قبر

پر ثابت ہوا یہ کتنا بڑا نفع عظیم الشان ہے آگے لکھتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الآس

ونحوہ۔ علماء خوب جانتے ہیں کہ رد المحتار کیسی معتبر کتاب ہے اور ایسا ہی شیخ الاسلام شارح بخاری کہ کیسے محقق عالم

ہیں کشف الغطاء میں لکھتے ہیں وکردہ است خارے یا گیاہ یا چوبے را کہ بر آں روئیدہ بر کندن اگر سبز

باشد زیرا کہ تسبیح میکند مادام کہ تر است و مستوجب تخفیف عذاب وانس میت میباشد الخ آگے جا کے لکھتے ہیں

وہذا استحسین کردہ اند بعضے نہادن گل را بر قبور لیکن گویند کہ اگر تصدق کنند بقیمت گلہا بہتر باشد ایسا ہی
فتاوی ظہیریہ اور بحر الرائق میں مسطور ہے عجب حال ہے زید کا کہ حسد کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے اُسکو کچھ نظر نہیں آتا
کوئی تو روایت کہ جو صحیح کی ایک سرسرے فقط فتوی مولانا اسحاق صاحب کا ہاتھ لگا طرفہ یہ کہ وہ بھی مدعی
کے موافق نہیں جس سے زید کا مطلب نکلتا بس خالی ہی ہاتھ رہ گئے فقیر کے فقیر ہی رہے اُسپر یہ جرات اور زبان
درازی مقام شرم ہے کچھ تو شرماؤ اگر عوام الناس حقیقت حال کما حقہ نہ سمجھیں گے تو علما کی نظروں میں تو حقیر ہو جاؤ گے
سے چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد) **جواب سوال دوم** یہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک تو
اُنکے فتوے سے معلوم ہوا کہ پھول رکھنے کے قائل ہیں زید بھی اگر غیر متعصب ہے اور کچھ شاید دین کا شائبہ اُس میں ہے
تو قائل ہو جاوے ورنہ ہٹ دھرمی کا علاج نہیں اور فتوی شاہ اسحق صاحب کا جو مائۃ مسائل سے زید نے
نقل کیا ہے یا تو وہ اُسکو سمجھا نہیں یا اُسکے حسد نے اُسکو حق سے بہرا گونگا کر دیا حق چھپایا اب سنو شاہ صاحب جواب میں
چادر پھولوں کے ڈالنے کے ارقام فرماتے ہیں جس میں تقرب الی الموتی اور نذر و منت مقصود ہوتی ہے اسیواسطے
اُسکو چڑھاوا کر کے تعبیر کرتے ہیں جو مشابہ بت پرستوں کے ہے اور زید نے بھی علماء کو دھوکہ دیا ہے کہ پھول رکھنے
کو چڑھاوے سے تعبیر کیا ہے عمرو نے فقط وضع الورد یعنے رکھنا پھولوں کا کہا تھا زید نے اپنے مطلب کے واسطے ترجمہ
چڑھاوے کا کیا جو لفظ نذر کا ترجمہ ہے ماشاء اللہ زید کی کیا عقل اور کیا علم ہے بریں عقل و ہمت بباید گریست اگر کچھ شعبہ
بھی یاد ہوتی تو اوضع نہادن خیال میں آجاتا شاہ صاحب نے دو شق جواب کی بیان فرماتے ہیں، اگر برائے تقرب میت
مے اندازند غیر جائز است و حرام کما یفہم من الدر المختار وغیرہ وعبارتہ ہکذا اعلم ان النذر الذی یقع للاموات و ما
یوخذ من الدراہم والشمع والزیت ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام مالم یقصدو
صرفہا للفقراء الانام اب غور کرو کہ شاہ صاحب جو عبارت واسطے سند کے لائے ہیں اُس میں لفظ نذر اور
تقرب الی المیت موجود ہے اور مالم یقصدوا سے خوب واضح ہوگیا کہ اگر قصد صرف کرنیکا طرف فقراء کے ہے تو
حرام باطل نہوگا جب نیت دوسری ہوئی نہ تقرب رہا نہ اُسکا حکم ایسا ہے پھول رکھنے سے جب اُنس میت
مقصود ہوا تو دوسرا حکم جواز کا پیدا ہوا اب رہی دوسری شق سو شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ واگر برائے تزئین قبرو
تجمل [illegible] باشد آن ہم مکروہ است زیرا کہ قبر محل زینت و تجمل نیست سو یاد رہے کہ پھول رکھنے سے زینت مقصود
نہیں ہوتی بخلاف چادر پھولونکی اور بالفرض اگر کوئی نیت پھول رکھنے میں بھی تجمل قبر کی کرے تو وہ بھی مکروہ ہے ہاں
اگر اُنس اور سرور میت مقصود ہے تو جائز لہذا درست ہے دیکھو شاہ صاحب نے دو شق کو ممنوع لکھا ہے اور علماء پر مخفی
نہیں ہے کہ ان دونوں شقوں میں حصر عقلی نہیں ہے تا کہ بطلان ہر دو شق سے بطلان مطلق کا ہو جاوے تیسری شق اُنس اور سرور میت
وا ن سالم عن المناقشہ ہے جسکو فقہا درست بتاتے ہیں شاہ صاحب نے اس شق کو سالم چھوڑ دیا فحصل التوفیق
بین الکلامین یعنی شاہ صاحب نے تقرب میت اور تزئین قبور کو منع کیا اور فقہاء نے پھول رکھنے کو واسطے اُنس اور سرور
میت کے جائز رکھا پس قول عمرو بہت درست رہا فقہاء کے موافق نہ شاہ صاحب کے مخالف اور زید کا کلام باطل

ہوگیا نہ فقہا کے موافق نہ شاہ صاحب کے مناسب وائے بر عقل زید اب تو خواب غفلت سے بیدار ہو وے اور اپنی ضد
وعداوت سے باز آئے اور علی الاعلان توبہ کرے ورنہ عوام الناس کو لازم ہے کہ اس سے اجتناب اور پرہیز اختیار کریں
کس واسطے کہ جسکو ادنی بھی عقل ہے زید کے مکر کو خوب سمجھ گیا ہوگا یہ کھوٹی پونجی نقادان اور صرافان علم کے آگے
رواج نہیں پاسکتے کھرا کھوٹا الگ ممتاز ہوجائیگا بھلا کونسا عقلمند تسلیم کریگا کہ شاہ صاحب اور فقہا مخالف ہیں اور
درصورت تخالف فقط شاہ صاحب حق پر ہوں اور شاہ عبد العزیز مع شاہ عالمگیر اور جملہ علماء جامع فتاوی عالمگیریہ
اور صاحب رد المحتار وغیرہم بدعتی ہوں معاذ اللہ یا مولانا اسحاق صاحب کا قول غلط ہو یہ خرابی فقط سوء فہم اور کج عقلی
زید سے پیدا ہوئی ورنہ عمر کے عقیدہ کے موافق کوئی محذور لازم نہیں آتا شاہ صاحب بھی حق پر اور فقہا بھی حق پر
اے صاحبو نفسانیت کو دور کر کے اس مضمون کو دیکھنا اور جب عمرو کو فقط پھول رکھنے کے باعث جو بدلائل ثابت ہے
زید نے کیسے الفاظ قبیحہ کہے ہیں یہی الفاظ شاہ عبد العزیز اور جامعین فتاوی عالمگیری و دیگر فقہاء عظام کو کہنے پڑینگے
زید جو ازنفسانی میں ڈوبا ہوا تو عمدہ مسلمان ہے اور یہ علماء نامدار بدعتی مشرک ابلیس ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اللہ تعالی ہمکو اور کل مسلمانوں کو بچاوے اس عقیدہ بد سے وماہذا الا الضلال اب اگر کسی کو ذرا سی بھی
ہوگیا ہوگا تو وہ زید کے قول کو تسلیم کریگا ۔ ورنہ اس کا مکر اور دھوکہ سب پر روشن ہوگیا ۔ **جواب سوال سوم** کا
یہ ہے کہ زید نے عمر کو کافر اور ابلیس تک کہدیا یہ ہی اس کی نفسانیت کا گواہ ہے بھلا یہ ہی طریقہ صالحین کا ہے کہ ایک
مومن کی عداوت کے باعث اپنے ایمان کو چٹ کر جاوے بموجب حدیث شریف کے زید کس امر کا مستحق ہوگیا کہ جو مومن
کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہوجاتا ہے زید اپنے قول سے خود کافر بنا اب خبر نہیں قیامت کو یالیتنی کنت ترابا کہتا ہوا
کون اٹھیگا اور عمر تو زید کو مومن ہی کہتا ہے جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے **لطیفہ قابل فہمید** ؎

زبان زہدی چو باز کرد تکفیر ؛ چراغ کذب را نبود فروغی ؛ مسلمانش بگویم در مکافات ؛ دروغی را جواب آمد دروغی

مسلمانوں ایسے شخص کے سایہ سے بچو اس سے ہرگز امید ہدایت نہیں رکھو جبتک زید اپنا توبہ نامہ طبع کرا کے
نہ شائع کرے اسکے قول کا اعتبار نکرو ہمارے فتوے کا خلاصہ یہ ہے کہ باقوال فقہاء پھول رکھنے ثابت ہوئے
واسطے اُنس میت کے اور شاہ اسحق صاحب کا قول ہمارے مخالف نہیں اور زید کا الفاظ قبیحہ کہنا اُسی پر پڑیگا وہ خود مستحق
ان الفاظ کا ہوا اور نذر اور منت اور چڑھاوا اور مرادیں مانگنی اولیاء اللہ سے حرام ہیں اور نیز عوام کو لازم ہے کہ ایسے
امور قبیحہ سے بچیں ورنہ خطرہ زوال ایمان ہے معاذ اللہ اور پھولوں کی قیمت تصدق کرنا پھول رکھنے سے بہتر ہے کہ
حاجت روائی فقیر کی بھی ہوگی اور میت کو تصدق کا ثواب پہنچیگا اور اگر کوئی پھول رکھدے تو بیشک عند الشرع درست
ہے اور جائز مگر عوام اول نیت اپنی درست کرلیں ۔ اور چڑھاوے اور رکھنے میں فرق سمجھ لیں فقط سر درمیت کے
واسطے رکھدیں جائز ہے فقط وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ
وازواجہ وذریاتہ اجمعین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین حررہ اجابہ محمد کرامت اللہ عفا اللہ عنہ
واعظ مدرسہ حسین بخش ۔ محمد کرامت اللہ ۱۲۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان اللہ امور دینی میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دکھانا یہ علماء ربانیین کا ہی حصہ ہے۔ العلماء ورثۃ الانبیاء ماشاء اللہ مجیب نے اس مسئلہ میں کیا عمدہ تحقیق کی ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ اور زید نے اس میں کیسی سخن کی کمائی ہے۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ۔ واضح ہو کہ زید نے اس سے پہلے اپنے استفتاء ردبدعت قبور نامے میں علماء دین سے یہ سوال کیا تھا (۱) کہ ہم معتقدین خاندان شاہ عبد العزیز و مولانا محمد اسحاق صاحب رحمہما اللہ ابتداء ہوش سے قبور پر پھول رکھنے کو قبیح سنتے چلے آئے ہیں (۲) اور مولانا محمد اسحاق صاحب نے مائۃ مسائل میں اس کی ممانعت کا فتویٰ دیا ہے (۳) علما اسکا جواب مدلل دیں انتہی۔ پھر خود ہی زید نے اس کے جواب میں بے سوچے سمجھے مولانا مہاجر کے مائۃ مسائل والی عبارت نقل کر دی ہے۔ و بس فقط جس سے زید کی لیاقت علمی اور سخن فہمی اہل علم پر بخوبی ظاہر ہے ؎ گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا ٭ کار طفلاں تمام خواہد شد ٭ اس پر مستزاد یہ ہوا کہ ایک نکرہ لا یعرف زید عجیب بے تہذیب نے آتش حسد سے افروختہ ہو کے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ چند مقولے عوام کالانعام کے سنے سنائے لکھ کر اولیاء کرام اور علماء عظام کی شان میں وہ وہ بے ادبی اور گستاخی آمیز واہی تباہی مثل سنن فی القبور وغیرہ وغیرہ الفاظ محل صحیح چھوڑ کے المرء یقیس علی نفسہ لکھ مارے ہیں کہ پناہ خدا کی۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جو زید کے دو ورق مطبوعہ اور عمرو کے سوال مذکورہ میں درج ہیں۔ قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم اکبر ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب۔

لہٰذا یہ خادم علماء و فقراء زید کے گذشتہ فقروں کا جواب ہندسہ وار جو بعینہ عمرو کے تینوں سوالوں کا جواب ہوگا گذارش کرتا ہے وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق (۱) زید کو چاہیے کہ عمرو کا قول علی الراس والعین بے چون و چرا قدیمی بغض و کینہ دل سے دور کر کے تسلیم کرے اور ثواب گل افشانی سے محروم نہ رہے کیونکہ زید بقول خود معتقد خاندان عزیزیہ ہے اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ قبر پر پھول رکھنے کو قرآن و حدیث اور قیاس صحیح سے صراحۃً ثابت فرما رہے ہیں چنانچہ دیکھ لیجئے شاہ صاحب کی ہو بہو عبارت جو مجموعہ فتاویٰ عزیزی صفحہ ۹۵ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی سے عمرو نے اپنے جواب میں نقل کی ہے وہ اس کی شاہد عدل ہے جس کی رو سے زید کا یہ لکھنا بھی کہ ہم "ابتداء ہوش سے اس امر کو سنتے ہیں کہ قبیح ہے" محض لغو اور اضغاث احلام اور خصوصاً خاندان عزیزیہ پر تو کھلم کھلا ہی اتہام ہے۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔ اس واسطے کہ شاہ صاحب کے تحریری فتوی کے سامنے ظاہر ہے کہ زید کا اس امر کو قبیح سننا پوچ اور واہیات نہیں تو اور کیا ہے ع مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی ٭ الحق یعلو ولا یعلی

(۳) اب رہا فتوی مولانا محمد اسحاق صاحب مہاجر کی مائۃ مسائل والا جس کو زید اور اس کے حواریین نے نہایت طمطراق سے پیش کیا ہے حالانکہ وہ زید کے کسی طرح مفید مطلب نہیں اس کا حاصل صرف اتنا ہی ہے کہ اگر تقرب میت یا تزئین قبر کے لئے کوئی مزار پر پھول رکھے تو غیر جائز اور مکروہ ہے و بس۔ جو ہمارے ہرگز خلاف نہیں بلکہ بجا و درست ہے انما الاعمال بالنیات کیونکہ ہم مزارات پر پھول رکھنے محض سرور میت اور نزول رحمت الٰہی

کے لئے جائز اور حسن جانتے ہیں نہ کسی دوسری غرض سے چنانچہ اس شق ثالث کو مولانا مہاجر نے بھی اپنے فتوی میں السکوت فی معرض البیان بیان کے ہی تحت میں رکھا ہے اور کیوں نہو بھلا حضرت مولانا مہاجر علیہ الرحمۃ ایسے امر کی جسکی کہ اصل شرع میں موجود ہو اور جسکے انکے بزرگ اور ہمارے پیشوا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب جیسے عالم باعمل اور پانسو علماء جامعین فتاوی عالمگیری و دیگر فقہاء متقدمین معتبرین اور علماء متاخرین متقدین بدلائل شرعیہ مثبت ہوں کیسے مانع اور مخالف ہوسکتے ہیں نعوذ باللہ ع این خیال است و محال است و جنون پس زید کا مولانا مہاجر کے فتوی سے استدلال کرنا صحیح نہیں ہے فمالهؤلاء القوم لایکادون یفقهون حدیثا بلکہ یہ استدلال اس کی بے علمی اور حسد ذاتی کی دلیل بین ہے سچ ہے یک من علم را دہ من عقل می باید۔ زید کو لازم تھا کہ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں اسکے علاوہ کوئی اور بھی کہیں نہ کہیں سے تو رطب یابس دلیل ڈھونڈھ کر لے آتا جس سے ظاہر ہے کہ وہ عاجز و قاصر ہا پس اسکا دعوی بے دلیل صریح البطلان ہے اور قول عمرو مدلل بالدلائل صحیح ہے والحمد للہ علی ذلک فتفکروا یا اولی الالباب۔ (۳) اب باقی رہا زید کے تیسرے فقرہ کا جواب وہ یہ ہے اگر واقعی زید مزارات پر پھول رکھنے کے دلائل معلوم کرنا چاہتا ہے تو عمرو کے فتوے کو بغور و امعان پڑھے اس سے زیادہ دلائل ساطعہ آے اور کہاں مل سکتے ہیں اس لئے کہ تلاش دلائل تو فرع علم کی ہے اور وہ معلوم المختصر اگر زید دیندار پابند شریعت معتقد خاندان عزیزیہ ہے تو عمرو کی اس تحریر دلپذیر کو جس کی تائید ہلی کے اکثر علماء نامدار مع اُن علماء کے جو زید کے فتوی پر پہلے کسی وجہ سے مہر کر چکے تھے کر رہے ہیں دیکھکر سرگرمیاں ہو اور توبہ کرے اور آیندہ کے لئے ایسی مفسدہ پردازی اور تفرقہ اندازی اور خلق خدا کی دھوکہ بازی سے باز آے۔ وما علینا الا البلاغ واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ورنہ قیامت قریب ہے وہ جانے وہاں اس توہین و اہانت کا اُسکو انشاء اللہ تعالی پورا مزا آجائیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین والحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

نمقہ طالب الغفران محمد حبیب الرحمن الدہلوی

اکثر اشیاء کی حلت و حرمت نیت کے مختلف ہونے سے ہوجاتی ہے سو مجیب نے اچھا فرق بیان کیا ہے یعنی نیت تقرب و تجمل حرام و مکروہ ہے جیسا کہ مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور بہ نیت سرد و بہت یا باتباع حدیث مباح ہے فقط حررہ محمد ناظر حسن عفی عنہ

محمد ناظر حسن ۱۳۰۱

جناب مجیب صاحب نے درباب مطابقت اقوال جو کچھ فرمایا درست ہے محمد یعقوب المدعو بالعرفۃ میاں حسین بخش

جناب مجیب صاحب نے جو کچھ مطابقت اقوال فقہاء کرام اور شاہ عبد العزیز صاحب اور قول شاہ اسحق صاحب میں فرمائی ہے بہت انسب ہے العبد محمد وصیت علی مدرس مدرسہ حسین بخش

محمد وصیت علی ۱۳۱۲

قول عالمگیری مستند عند العلماء ہے اس قول میں تقرب کی نیت نہیں بالفرض اگر کوئی تقرب کی نیت رکھے تو
وہ حسب قول المفتی بیشک مکروہ ہوگی عامل کا قول اگر جہل و لاعلمی کی بنا پر ہو تو اسکو عند اور
پرہیز ایسے اقوال ناشائستہ سے ضرور ہو ورنہ اپنا علم کتابوں اور استادوں سے حاصل کرنا
فرض عین ہے تا مسئلہ میں نہ پڑے واللہ اعلم فالجواب صحیح

عبد الجلیل ۱۳۰ — مدرس مدرسہ فتحپوری

والحق ان جواب عمرو صحیح وثابت من کتب الفقہ وتصانیف شاہ
عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ وزیادہ فضل من الکتب الکلامیۃ والاحادیث
النبویۃ لا یکفر احد بالکبیرۃ فضلا عن المسئلۃ الصحیحۃ۔
فتح محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری

الجواب صحیح
محمد عبد الغنی

الجواب صحیح
اللہ بخش
مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم

الجواب صحیح
عبد الرحیم
مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم

لقد اصاب المجیب
حبیب احمد ۱۳۱۳
مدرس مدرسہ فتحپوری

رایت ہذہ المسئلۃ فوجدتہا صحیحۃ۔ بیشک عبارت فتاویٰ عالمگیری کی معتبر و مستند ہے اور قول مجیب کا
دیکھا میں نے اس مسئلہ کو پس پایا میں نے صحیح بہت احسن و درست ہے

عبد الرحمن

العبد حافظ مولوی عبد الرحمن جانشین مولوی عبد الرب مرحوم

اقول قول عمرو صحیح بلا ارتیاب وما قالہ زید باطل بلا مریۃ لان الحرمۃ لا تثبت الا بدلیل قطعی کما ہو المصرح فی کتب الاصول
فای دلیل علی حرمۃ وضع الورد علی قبور المسلمین من غیر ہذا التقرب الی المیت فتکفیر
عمرو جہل قبیح غایۃ الامر ثبت الکراہۃ محض المکروہ لا یکفر عند اہل السنۃ

ابو محمد عبد الحق

پھول یا کوئی اور ہری چیز مثل شاخ کے قبر پر رکھنا بخیال اتباع حدیث وغیرہ بہ نیت سرور وانس میت
درست ہے جیسا کہ عالمگیریہ و قاضی خان وغیرہ میں تصریحاً مذکور ہے اور بہ نیت تقرب پھول وغیرہ کی کچھ خصوصیت
نہیں بلکہ کھانا کھلانا اور امور جو بہ نیت ایصال ثواب کئے جاتے ہیں ممنوع اور
حرام ہیں حالانکہ یہ امور بالاتفاق سب کے نزدیک درست ہیں فقط

محمد عبد الغفور ۱۳۱۰

قیل ان وضع الورد علی القبور حرام وبدعۃ وشرک وہذا القول مخالف لما اشتہر فی کتب الفقہ المستنبط من
آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاجماع علماء بخارا والحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً وعلماء الحرمین
والاسطنبول والمصر حیث افتوا بجواز ہذہ الافعال بلا کراہۃ وایضاً انا اقول بجواز ہذہ الافعال لان الامۃ
لا یجتمعوا علی الضلالۃ وانا افتوا علماء دار السلطنۃ الاسلام کلہا ونحن اولی بالاتباع بہم لان المخالفۃ عن
ہذا الاجماع لا یلیق بحال عالم متدین عاقل الا متعصب غیر عاقل لا یعتمد علی قولہ فتفکر ولا تکن من الغافلین

صحیح خواجہ سلیمان عفی عنہ

وباللہ نستعین قول عمرو بلا ریب صحیح اور قول زید بیشک باطل کیونکہ مذہب منصور جمہور اہل السنۃ
والجماعۃ ہر آن امور میں کہ جن میں شارع علیہ السلام سے نہی نہیں پائی جاتی اباحت اصلی ہے چنانچہ
یہ امر علماء پر مسلم الثبوت ہے اور حسامی اور نور الانوار اور توضیح وغیرہ کتب اصول سے خوب ظاہر ہے اور

دوسرا قول توقف کا جو توضیح تلویح میں منقول ہے تو آل اسکا بھی آخر میں اباحۃ اصلی منقول ہے اور شامی نے بھی
کتب معتبرہ اصول سے اباحت اصلی کو خوب ہی واضح طور پر نقل کیا ہے اور حرمت اصلی مذہب معتزلہ بیان کیا
ہے۔ اور قبر پر پھول ڈالنے کی ممانعت کسی حدیث سے نہیں پائی جاتی بہ نیت تازئین و تفریح یا تخفیف عذاب پھر بلا
دلیل کسی امر شرعی کو باوجود موجود ہونے روایات معتبرہ فقہیہ منع کرنا بوجہ تعصب و نفسانیت کے شریعت میں دخل دینا ہے
حالانکہ احادیث صحیحہ سے خوب ظاہر ہے کہ جن امور سے آدمی خصوصاً اولیاء اللہ اور مومنین اتقیا جیسی حیات خوش
ہوتے تھے اور انس پکڑتے تھے بعد ممات دنیوی بھی اُن چیزوں سے انس پکڑتے ہیں عن ابی ہریرۃ ما من رجل یزور
قبر حمیمہ فیسلم علیہ ویقعد عندہ الا رد علیہ السلام وانس بہ حتی یقوم من عندہ اخرجہ علی الہندی رحمہ اللہ فی منتخب کنز العمال
والضیافیہ من الدیلمی عن جابر لا بر انسل من بر اہل القبور علی ہذا جن امور سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے بعد الممات بھی اسنے
تکلیف ہوتی ہے چنانچہ منتخب کنز العمال میں ہے عن عمرو بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا متکئ علی قبر
قال لا تؤذ صاحب القبر چنانچہ بنا بر علیہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ شرح سفر السعادت میں محقق طیبی سے نقل فرماتے
ہیں۔ دور زیارت قبور احترام اہل آنرا در استقبال و جلوس و تادب ہماں حکم است کہ در حیات بود اور بزرگان دین
کی خدمت میں پھول وغیرہ خوشبو کی چیز بطور منظور فتویٰ ہٰذا ہر وقت موجب فرحت ہے البتہ جنس اطعمہ چونکہ نہیں کھاتے
اُسکا ہر جگہ دینا بیکار ہے پس لاریب مضمون فتویٰ صحیح ہے ٭

حررہ محمد دیدار علی حنفی عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ حافظ جامع مسجد الور

تنبیہ اکثر علماء نے عبارت عربی بھی لکھدی ہے۔ ترجمہ اس کا بسبب طوالت فتویٰ کے نہیں لکھا گیا کسی
عالم سے دریافت کرلیں۔ سب عبارتیں موئید عمرو ہیں اور زید کے قول کو رد کر رہی ہیں۔ اگرچہ دلائل بکثرت تھے مگر بطور
فقہا کے اقوال نقل کئے کہ ہم مقلدوں کے واسطے یہ سند کافی ہے اب زید کو لازم ہے کہ سرنگوں رہے اگر سر بلند
کریگا تو دیکھ لیگا۔ اور پھر نصیحت کئے دیتے ہیں کہ اللہ اللہ کرو یاد خدا میں رہو بقیہ عمر کیوں برباد کرتے ہو وما علی الرسول
الا البلاغ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ٭

المشتہر

محمد مشتاق احمد و نثار احمد عفی اللہ عنہما

(مستقر پریس دہلی میں طبع ہوا)

اعلان

الحمد للہ علی احسانہ یہ رسالہ گلدستہ کرامت دوسری مرتبہ چھپکر تیار ہوگیا ہے جسمین مصنف مدظلہ العالی نے کافی دلائل سے مزارات پر پھول رکھنے کو ثابت کیا ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک آنہ ❖

دوسرا رسالہ آپ کا کرامت امداد اللہ فی الاستمداد من اولیا اللہ شائع ہوچکا ہے جسمین آیات قرانیہ اور احادیث نبویہ اور اقوال فقہا حنفیہ وجمہور سلف صالحین سے مزارات اولیا اللہ سے مدد حاصل کرنا کا ثبوت ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۲ر

تیسرا رسالہ سماع موتی ہے اسمین آیات قرانیہ اور احادیث نبویہ اور اقوال فقہا حنفیہ وغیرہ وجمہور سلف صالحین وائمہ مجتہدین سے قبرون مین مردونکی شعور وادراک اور سننے اور دیکھنے کا ثبوت ہے ۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۰ر

اہل تحقیق واہل انصاف ان رسالون کو ضرور دیکھین اور راہ عدل حق وباطل کو سمجھین۔ ❖

ہر سہ رسائل ملنے کا پتہ

شہر دہلی بارہ ہندو راؤ مدرسہ تصوف دہلی

محمد نسیم احمد مدرس مدرسہ مذکور سے طلب کرین